سوال

ایک نوجوان کی ایک لڑکی سے منگنی ہوئی اور پھر عقد نکاح بھی ہوگیا، اور لڑکے نے سسرال والوں کے علم کے بغیر لڑکی سے دخول بھی کرلیا، اور لڑکی اور لڑکے میں اختلافات ہوئے جس کے نتیجہ میں ان کے تعلقات قائم رکھنا محال ہوگئے اب مشکل یہ ہے کہ لڑکی کنواری نہیں رہی، اور نوجوان کی والدہ نے لڑکی کی والدہ کو بھی اس کے متعلق بتا دیا ہے، لیکن لڑکی والے اس خبر کے باوجود بھی فسخ نکاح پر اصرار کررہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ وہ فسخ نکاح کےلیے ہر قسم کے حقوق سے دستبردار ہونے پر تیار ہیں لیکن لڑکے والے خوفزدہ ہیں کہ کہیں وہ لڑکی پر ظلم نہ کربیٹھیں، اور وہ لڑکی کی شہرت خراب ہونے سے بچانے کی حرص رکھتے ہیں، اور وہ بہت زیادہ اختلافات کے باوجوداس شادی کو برداشت کرنے پر تیار ہیں، حالانکہ ان اختلافات کے ہوتے ہوئے تعلقام قائم رکھنا مشکل ہیں کیا لڑکے کےلیے یہ جائزہے کہ وہ سسرال والوں سے اپنی بیوی کوسپرد کرنے کا مطالبہ کرے کیونکہ اس سے دخول ہوچکا ہے چاہے رخصتی کا اعلان نہیں ہوا؟ اور کیا اگر لڑکی والوں نے فسخ نکاح پر اصرار کیا تو وہ گنہگار ہونگے اور اس مسئلہ کو حل کرنے سے انکار کررہے ہیں اور فسخ نکاح کے نتیجہ میں کیا مرتب ہوگا، اور آپ اس سلسلہ میں کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

اول :

جب آدمی کا عورت سے عقد نکاح ہوجائے تو وہ اس کی بیوی بن جاتی ہے، اور اس کےلیے اس عورت سے جماع کے علاوہ باقی سب کچھ کرنا جائز ہے، کیونکہ جماع کرنے کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں، ہوسکتا ہے وہ اس جماع سے حاملہ بھی ہوجائے، اور مقرر کردہ رخصتی کے وقت سے قبل ولادت ہوجائے، تو اس طرح عورت پر تہمت لگے، یا پھر خاوند کی جانب سے اسے طلاق ہوجائے، یا خاوند فوت ہوجائے، تو خیال کیا جائے کہ عورت کنواری ہے حالانکہ وہ کنواری نہیں ہے

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ رخصتی کے اعلان تک صبر کرے، اور عورت کو بھی چاہیے کہ اگر خاوند جماع کرنا چاہے تو وہ اسے اس سے منع کرے

مزید آپ سوال نمبر (111165) اور (70531) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

دوم :

خاوند کو چاہیے کہ اس عرصہ میں جو اختلافات ہوئے وہ ان کی طبعیت کو دیکھے، اور مستقبل میں ان اختلافات کو ختم کرنے اور ان پر غلبہ کرنے کے امکان کا جائزہ لے، اگر تو واضح ہو کہ ان اختلافات کا علاج کرنا ممکن ہے، تو وہ اپنی اس شادی کو برقرار رکھے، اور سسرال والوں سے بیوی کو سپرد کرنے کا مطالبہ کرے

اور اگر یہ واضح ہو کہ یہ ایسے امور ہیں جن کے متعلق ظن غالب ہو کہ ان کے ہوتے ہوئے ازدواجی زندگی کو قائم رکھنا مشکل ہے تو پھر خاوند کےلیے بیوی کو طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں، اور وہ اسے پورے حقوق ادا کرے، جو کہ پورا مہر (مقدم اور مؤخر دونوں) ہے، اور اگر بیوی اپنی رضامندی کے ساتھ اس میں کچھ سے دستبردار ہوجاتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں

سوم :

جب خاوند نکاح کو باقی رکھنے کی رغبت رکھتا ہو لڑکی والے طلاق پر مصر ہوں، تو اس سلسلہ میں بیوی کی رائے مرجع شمار ہوگی، کیونکہ وہی اس معاملہ والی ہے اور اس نے ہی خاوند کے

ساتھ رہنا ہے، اگر تو وہ طلاق نہیں چاہتی تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے اور اسے طلاق مت دے، اور اگر وہ ان مشاکل کی بنا پر طلاق چاہتی ہو، اور دیکھے کہ اس خاوند کے ساتھ رہنا مشکل ہے تو پھر خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے طلاق دے دے

اللہ تعالی سب کو اپنی رضا و خوشنودی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

127833